شہزاد علی، ڈاکٹر ممتاز کلیانی

اردو اخبارات میں مستعمل انگریزی و علاقائی زبانوں کے لفظیات کے موزوں متبادل

تعارف

عصرِ حاضر کے اُردو اخبارات کی صحافتی زبان کا تنقیدی جائزہ لینے کے بعد یہ پتا چلتا ہے کہ اُردو اخبارات میں انگریزی، پنجابی، سرائیکی اور دوسری مقامی زبانوں کے الفاظ کی غیر ضروری آمیزش نظر آتی ہے۔ جب کہ ان مقامی زبانوں کے اکثر الفاظ ایسے ہیں جن کے متعلق عامیانہ پن کا شائبہ گزرتا ہے۔ حالاں کہ تحقیق سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اُردو زبان میں یہ گنجائش بالکل موجود ہے کہ مختلف علوم کے تصورات اور کیفیات کو آسانی کے ساتھ اُردو کے قالب میں ڈھالا جاسکتا ہے۔ اُردو ایک گونگی زبان نہیں ہے بلکہ ایک متحرک اور زندہ زبان ہے۔ اس ساری صورت حال کا بنظرِ غائر جائزہ لینے کے بعد پتا چلتا ہے کہ قصور اخبارات میں کام کرنے والے صحافیوں کا ہے جن کا ذخیرۂ الفاظ محدود ہے۔ زیرِ نظر تحقیقی مضمون میں اُردو اخبارات میں مستعمل انگریزی و علاقائی زبانوں کے لفظیات کے موزوں متبادل بیان کیے گئے ہیں تا کہ ان متبادل لفظیات کو استعمال کر کے اُردو اخبارات کی صحافتی زبان کا معیار مزید بہتر بنایا جا سکے اور زبان کے حُسن کو مزید داغ دار ہونے سے بچایا جا سکے۔

زیرِ نظر تحقیقی مضمون کو بنیادی طور پر دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ حصہ اوّل میں موضوع کا تعارف، صحافتی زبان کی خصوصیات، طریقہ تحقیق، مقصد تحقیق اور ابلاغی معطیات کا تجزیہ پیش کیا

گیا جب کہ حصہ دوم میں عوامی اور انگریزی الفاظ کے گوشوارے پیش کیے گئے ہیں نیز ان گوشواروں میں مستعمل انگریزی و علاقائی زبانوں کے لفظیات کے موزوں متبادل بیان کیے گئے ہیں اس تحقیقی مضمون کے آخر میں اس ضمن میں تجاویز بھی پیش کی گئی ہیں۔

ایک تحقیقی رپورٹ کے مطابق دنیا میں اس وقت سات ہزار سے زائد زبانیں بولی جاتیں ہیں۔(۱) جب کہ سب سے زیادہ بولی جانے والی زبانوں میں انگریزی، چینی اور اُردو (ہندی) بالترتیب پہلے، دوسرے اور تیسرے نمبر پر ہیں۔ دنیا بھر میں بولی جانے والی زبانوں میں شاید کوئی ایسی ہو جس میں غیر زبان کے الفاظ شامل نہ ہوں۔ اس کی وجہ فاتح اقوام کی زبان اور ثقافت کا مفتوحین پر اثر انداز ہونا ہے۔(۲) اردو پر انگریزی کے اثرات کے متعلق ایک تحقیق کے مطابق انگریزی میں ایک سو بیس زبانوں کے الفاظ اپنا وجود رکھتے ہیں۔(۳) ان میں سے عربی، فارسی، اُردو، عبرانی، اطالوی، پرتگالی اور روسی زبان کے الفاظ کے علاوہ ایسی زبانوں کے الفاظ بھی شامل ہیں جن کے انگریزی میں شمولیت کا امکان بعید از قیاس لگتا ہے مثال کے طور پر جاپانی، پوش، سنہالی اور حتیٰ کہ تبتی زبان کے الفاظ بھی شامل ہیں۔(۴) انگریزی زبان کی طرح اُردو زبان کے متعلق ایک مستند رائے یہ ہے کہ یہ ایک لشکری زبان ہے۔ اُردو زبان میں پنجابی، سندھی، پشتو، بلوچی، سرائیکی، براہوی، فارسی، عربی، ترکی، ہندی، سنسکرت اور انگریزی زبان کے الفاظ کی آمیزش ہے۔

عصرِ حاضر کے اُردو اخبارات کی صحافتی زبان کا تنقیدی جائزہ لینے کے بعد یہ حقائق معلوم ہوئے ہیں کہ اُردو صحافتی زبان میں غیر ضروری طور پر انگریزی الفاظ کی آمیزش نظر آتی ہے حالاں کہ اُردو اخبارات میں مستعمل انگریزی الفاظ کے اُردو زبان میں آسان متبادل موجود ہیں۔ علاوہ ازیں تحقیق سے یہ بھی پتا چلا ہے کہ عوامی زبان کے غیر معیاری الفاظ کا استعمال غیر ضروری طور پر اُردو اخبارات میں بڑھ چکا ہے جب کہ ان الفاظ کے آسان متبادل موجود ہیں۔

عصرِ حاضر کے پاکستانی اُردو اخبارات کی صحافتی زبان کا تنقیدی جائزہ:

قیام پاکستان کے بعد لاہور اور کراچی اُردو صحافت کے بڑے مراکز تھے۔ موجودہ دور

میں راولپنڈی، اسلام آباد اور ملتان بھی اس صف میں شامل ہو چکے ہیں۔ وطن عزیز میں سب سے زیادہ شائع ہونے والے اخبارات میں روزنامہ جنگ، نوائے وقت، خبریں، پاکستان، دن، اوصاف اور ایکسپریس وغیرہ شامل ہیں۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ۱۹۵۸ء تک پاکستان میں اخبارات و جرائد کی کل تعداد ۱۱۰۶ تھی جن میں روز ناموں کی تعداد ۱۰۳ تھی۔(۵) عصر حاضر تک اخبارات و جرائد کی کل تعداد ۲۲۰۴ سے تجاوز کر چکی ہے جس میں روزنامہ اخبارات کی تعداد ۲۷۳ تک پہنچ چکی ہے۔(۶) آڈٹ بیورو آف سرکولیشن کے مطابق پاکستان میں اخبارات کی کل اشاعت ۱۵ لاکھ روزانہ ہے جب کہ ۱۴ کاپیاں فی ہزار آبادی کے لیے موجود ہیں۔(۷) ایک سروے کے مطابق پاکستان میں ایک اخبار کو ۶۰ افراد پڑھتے ہیں۔(۸)

تحقیق سے یہ معلوم ہوا ہے کہ اُردو اخبارات میں کام کرنے والے صحافی مغربی ذرائع ابلاغ سے موصول شدہ خبروں کا ترجمہ کرتے وقت بعض انگریزی الفاظ کو بعینہٖ اُردو میں استعمال کرتے ہیں جب کہ ان اصطلاحات و الفاظ کے آسان اُردو مترادف موجود ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر پبلک سیکٹر، کورٹ فیس، ایڈوانس جب کہ ان الفاظ کو سرکاری شعبہ، عدالتی فیس اور پیشگی بھی لکھا جا سکتا ہے۔ بہر کیف ڈاکٹر مسکین علی حجازی کے مطابق ایسے انگریزی الفاظ استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جن کے مترادف موجود نہیں ہیں یا جن کا چلن عام ہو چکا ہے۔ مثال کے طور پر فائل، اسٹیشن، گلاس وغیرہ۔(۹) اُردو اخبارات میں یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض تراکیب اُردو میں اس طرح مستعمل ہو گئی ہیں جن میں ایک لفظ انگریزی کا ہوتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسے الفاظ کو بھی درست طریقے سے لکھا جائے۔ مثال کے طور پر فزیکل معائنہ (طبی معائنہ)، ووٹ شماری (رائے شماری)، ڈائریکٹر تعلیم (ناظم تعلیم) سپلائی مرکز (مرکز رسد) وغیرہ۔(۱۰)

پروفیسر ڈاکٹر مسکین علی حجازی اس ضمن میں لکھتے ہیں کہ ابتدائی اُردو اخبارات کی زبان مسجع و مقفیٰ ہوا کرتی تھی۔ انداز بیان شاعرانہ ہوتا تھا۔ زبان و بیان پر عبور رکھنے والے اشخاص ہی صحافت کے میدان میں داخل ہو سکتے ہیں جب کہ موجودہ دور میں خبر نگاروں کے لیے زبان سے

اس قدر واقفیت لازمی نہیں سمجھی جاتی۔ اب تو حالت یہ ہوگئی ہے کہ گرامر کے قواعد اور ترکیبیں اور اصطلاحات بنانے کے اُصولوں کی پابندی ضروری تصور نہیں کی جاتی ہے۔(۱۱)

صحافتی زبان کو آسان بنانے کا مقصد یہ تھا کہ مطلب اور مفہوم کو واضح آسان اور سادہ بنا کر پیش کیا جائے تا کہ کم پڑھے لکھے قارئین بھی خبر کو بغیر کسی دقت کے سمجھ سکیں لیکن اس مشق کا نتیجہ اُلٹ نکلا۔ صحافیوں نے آسان زبان کے چکر میں غیر معیاری الفاظ اور وقت بے وقت انگریزی زبان کے الفاظ استعمال کرنے شروع کر دیے ہیں جو کسی بھی صورت میں قابل ستائش بات نہیں ہے۔

اخبارات میں انگریزی زبان کے الفاظ بہت زیادہ استعمال ہونے کی وجہ گلوبلائزیشن (عالم گیریت) ہے انگریز دور کی مرتب شدہ سید احمد دہلوی کی فرہنگ میں انگریزی کے الفاظ ۵۰۰ تھے جب کہ فرہنگ کے الفاظ کی تعداد ۵۴۰۰۹ تھی جب کہ آج اکیسویں صدی میں ان انگریزی الفاظ کی تعداد(۱۲) ہزاروں میں پہنچ چکی ہے جو اُردو زبان کا حصہ بن چکے ہیں۔ ان ہزاروں الفاظ میں سے سیکڑوں الفاظ اُردو اخبارات میں استعمال ہو رہے ہیں۔ بہر کیف صحافتی اُردو میں انگریزی الفاظ کے استعمال سے یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ اُردو اخبارات میں پنجابی اور سرائیکی کے متعدد الفاظ استعمال ہو رہے ہیں۔ مثال کے طور پر لاکھوں کا ٹیکا، نکا تھانیدار، پھڈا، تتلیوں دا رقص، جہاز/ پائلٹ، وختہ، رولا، عوام رل گئی، باں باں کراں دی، وغیرہ۔ بہ ظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ بول چال کی عوامی زبان اُردو اخبارات کی صحافتی زبان کو متاثر کرتی نظر آتی ہے۔

عصرِ حاضر کے اُردو اخبارات میں پنجابی اور دوسری علاقائی زبانوں کی آمیزش نظر آتی ہے عوامی زبان کے استعمال کی وجہ سے بعض اوقات عامیانہ پن، پھکڑ بازی اور غیر معیاری زبان کا شائبہ گزرتا ہے اس بات سے بالکل انکار نہیں ہے کہ اُردو ایک لشکری زبان ہے۔ بہ قول حافظ شیرانی ''اُردو پنجابی کی مرہون منت ہے اور پنجابی اُردو کا رشتہ ماں بیٹی کا ہے۔''(۱۳) لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ غیر معیاری اور تہذیب سے عاری الفاظ کا استعمال کیا جائے۔

سہیل وحید اپنی کتاب صحافتی زبان، میں لکھتے ہیں کہ ہر خطے کے اُردو اخبارات میں ایک الگ قسم کی زبان نظر آتی ہے۔ بعض اوقات تو اُردو اُردو نہیں لگتی پنجابی کے اخباروں پر پنجابی اور پنجابیت حاوی نظر آئے گی۔ حیدر آباد کے اخباروں میں دکن کی تہذیب وہاں کی مقامی بولی اور علاقائی زبان کے اثرات کے ساتھ ساتھ دوسری مقامی زبانوں کے الفاظ نظر آئیں گے۔(۱۴) یہی صورت حال برصغیر کے باقی علاقوں میں بھی دیکھی جا سکتی ہے۔

پنجاب کے اُردو اخبارات میں جنگ، نوائے وقت، خبریں، دن، اوصاف، ایکسپریس اور پاکستان نمایاں اخبارات ہیں۔ ان اخبارات میں کام کرنے والے بیشتر صحافی پنجابی اور سرائیکی بولنے والے ہیں جب کہ ملتان سے شائع ہونے والے اخبارات جنگ، نوائے وقت اور خبریں کے مقامی مدیران کی مادری زبان پنجابی ہے۔(۱۵) سروے کرنے سے پتا چلا ہے کہ صحافیوں کی مادری زبان نے بھی صحافتی زبان کو کچھ حد تک متاثر کیا ہے۔ ۴۸ فی صد پنجابی، ۱۲ فی صد سندھی، ۱۰ فی صد سرائیکی، اُردو اور پشتو ۸ء۸ فی صد بولی جاتی ہیں۔(۱۶) ان اعداد و شمار سے پتا چلتا ہے پاکستان میں پنجابی زبان بولنے والے افراد اکثریت میں ہیں اس لیے صحافتی زبان پر پنجابی کے اثرات کی جھلک دیکھی جا سکتی ہے۔

صحافتی اُردو کے نقائص میں سے ایک نقص مشکل اور نامانوس الفاظ کا استعمال ہے مثلاً ظلمت کدہ، چرخ، بہ بانگ دہل، طاغوتی قوتیں، ازل و ابد وغیرہ۔ اگرچہ ان الفاظ کا استعمال کم ہو چکا ہے کیونکہ موجودہ دور کے اکثر صحافیوں کا تعلق شعبۂ ادب سے نہیں ہے جیسا کہ قیامِ پاکستان سے قبل تھا۔ بہر کیف ضرورت اس امر کی ہے کہ صحافی بے شک آسان اور عام فہم الفاظ استعمال کریں لیکن غیر معیاری الفاظ اور انگریزی الفاظ کا غیر ضروری استعمال ترک کر دیں۔

مقصد تحقیق:

زیر نظر تحقیقی مضمون کا بنیادی مقصد ملتان سے شائع ہونے والے چار اُردو اخبارات روزنامہ جنگ، نوائے وقت، خبریں اور نیا اخبار میں استعمال ہونے والے انگریزی اور مقامی

زبانوں کے الفاظ کے منتخب گوشوارے تیار کرنا ہے۔ اس تحقیق کا دوسرا مقصد مندرجہ بالا اُردو اخبارات میں مستعمل انگریزی و علاقائی زبانوں کے لفظیات کے موزوں متبادل بھی پیش کرنا ہیں تاکہ صحافی ان متبادل الفاظ کو استعمال کر کے اخبارات کی صحافتی زبان کے معیار کو بہتر بنا سکیں۔ اس تحقیقی مضمون کا آخری مقصد ماہرین کی آرا کو مدنظر رکھتے ہوئے صحافتی زبان کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے تجاویز مرتب کرنا ہے۔

طریقۂ تحقیق:

اس تحقیق کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے تاریخی اور بیانیہ طریقۂ تحقیق سے استفادہ کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں سروے طریقہ میں بالمشافہ گفتگو کے ذریعے ماہرین کی آرا حاصل کی گئی ہیں۔ اس سے قبل محقق☆ نے اپنے ایک تحقیقی مضمون بعنوان ''اُردو اخبارات اور صحافتی زبان روزنامہ جنگ، نوائے وقت، خبریں اور نیا اخبار کی زبان کا ایک تنقیدی جائزہ'' میں کیفی اور مقداری طریقۂ تحقیق کو استعمال کیا۔ اس ضمن میں تجربہ مشتملات کی مدد سے ان اخبارات کی صحافتی زبان میں استعمال ہونے والے عوامی اور انگریزی الفاظ والی خبروں کے مقداری گوشوارے تیار کیے۔

تجزیاتی اکائی:

اس ضمن میں زیرِ تحقیق اخبارات کے صفحۂ اول پر شائع ہونے والی خبروں کو بہ طور تجزیاتی اکائی منتخب کیا گیا۔ ان خبروں میں استعمال ہونے والے انگریزی اور مقامی زبانوں کے الفاظ کی نشان دہی کرنے کے بعد گوشوارے تیار کیے گئے۔ بعدازاں اُردو لغت اور ماہرین لسانیات سے استفادہ کرنے کے بعد موزوں متبادل الفاظ بھی پیش کیے گئے۔

جدول نمبر 1:

مجوزہ اخبارات کی صحافتی زبان کا مجموعی جائزہ

کل خبروں کی تعداد	عوامی الفاظ والی خبروں کی تعداد	انگریزی الفاظ والی خبروں کی تعداد
3378	217 6.4%	488 14.4%

جدول نمبر 1 کے اعداد و شمار یہ ظاہر کرتے ہیں کہ مجموعی طور پر 3378 خبروں کا تجزیہ کیا گیا چاروں اخبارات میں مجموعی طور پر عوامی الفاظ والی خبروں کی تعداد 217 تھی جو کہ 6.4 فی صد بنتی ہے جب کہ انگریزی الفاظ والی خبروں کی تعداد 488 ہے جو کہ 14.4 فی صد بنتی ہے۔

جدول نمبر 2:

روزنامہ جنگ، نوائے وقت، خبریں اور نیا اخبار کی صحافتی زبان کا موازنہ

اخبار کا نام	کل خبریں	عوامی الفاظ والی خبروں کی تعداد	انگریزی الفاظ والی خبروں کی تعداد
روزنامہ جنگ ملتان	917	0	224 24.4%
روزنامہ نوائے وقت ملتان	713	20 2.81%	103 14.4%
روزنامہ خبریں ملتان	967	79 8.16%	87 8.99%
روزنامہ نیا اخبار ملتان	781	118 15.1%	74 9.4%

جدول نمبر 2 کے اعداد و شمار یہ ظاہر کرتے ہیں کہ روزنامہ جنگ میں عوامی الفاظ والی خبروں کی تعداد صفر ہے جب کہ انگریزی الفاظ والی خبروں کی تعداد 224 ہے جو کہ کل خبروں 917 کا 24.4 فی صد ہے جب کہ روزنامہ نوائے وقت میں عوامی اور انگریزی الفاظ والی خبروں کی تعداد 20 اور 103 بالترتیب ہیں۔ روزنامہ خبریں میں عوامی اور انگریزی الفاظ والی خبروں کی تعداد (8.16%)79 اور (8.99%)87 بالترتیب ہیں۔ جب کہ روزنامہ نیا اخبار میں عوامی اور انگریزی الفاظ والی خبروں کی تعداد (15.1%)118 اور (9.4%)74 بالترتیب ہیں۔

یہ اعداد و شمار یہ بھی ثابت کرتے ہیں کہ روزنامہ جنگ کی صحافتی زبان باقی اخبارات کی

نسبت قدرے بہتر اور معیاری ہے جب کہ روزنامہ نیا اخبار اور خبریں اخبار میں عوامی الفاظ والی خبروں کی تعداد دوسرے اخبار کی نسبت زیادہ ہے۔ جہاں تک روزنامہ نوائے وقت کی صحافتی زبان کا تعلق ہے تو اعداد و شمار کی رو سے اخبار کی صحافتی زبان میں عوامی اور انگریزی الفاظ کی آمیزش دیکھی جا سکتی ہے۔ بہر کیف نوائے وقت کی صحافتی زبان خبریں اور نیا اخبار سے قدرے بہتر اور معیاری ہے۔ معیاری زبان کے اعتبار سے جنگ، نوائے وقت، خبریں اور نیا اخبار بالترتیب پہلے، دوسرے، تیسرے اور چوتھے درجے پر ہیں۔

مجوزہ اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں کی چند جھلکیاں اور ان کے موزوں متبادل:

زیرِ نظر مجوزہ اخبارات میں عوامی اور انگریزی الفاظ والی خبروں کی چند سرخیاں پیش کی جا رہی ہیں۔

☆ بڑے ناموں کی بجائے پرفارمنس پر یقین رکھتا ہوں۔ میاں داد [۱۷]
☆ خلائی شٹل کی تباہی امریکا کو وارننگ ہے کہ وہ زمین پر خدا نہ بنے۔ قاضی [۱۸]
☆ سیلز ٹیکس ملتان کے آڈیٹر کرپشن کے الزام میں گرفتار۔ [۱۹]
☆ کراس بارڈر ایکٹیویٹی پر بھارت کو اگر اقوام متحدہ کی نگرانی قبول نہیں تو امریکا، برطانیہ، فرانس، چین اور روس جس کے ذریعے چاہے جوائنٹ مانیٹرنگ کروائے۔ [۲۰]
☆ KB بسوں میں جیرا بلیڈوں کے ڈیرے۔ [۲۱]
☆ انٹری پر پھڈا۔ پروڈیوسر کی شازیہ پلک پر تھپڑوں کی بارش۔ [۲۲]
☆ تحصیل میونسپل اتھارٹی کو لاکھوں کا ٹیکا۔ فنڈز ہڑپ کر گئی۔ [۲۳]
☆ سیال سسٹرز کے سیر سپاٹے پروڈیوسر کو وختہ۔ [۲۴]
☆ CNN کو انٹرویو۔ اداکارہ اُردو بولنے لگی A-Apple, B-Ball اور میرا کی انگ ریزی ختم۔ [۲۳]
☆ سڑکوں اور فٹ پاتھوں پر جہازوں کی لینڈنگ۔ [۲۶]

مندرجہ بالا سرخیوں میں خط کشیدہ الفاظ کا بہ غور جائزہ لینے کے بعد یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ان الفاظ کے آسان متبادل الفاظ موجود ہیں مثال کے طور پر وارننگ کی بجائے خبردار، پرفارمنس کی بجائے کارکردگی، کرپشن کی بجائے بدعنوانی، کراس بارڈر ایکٹیویٹی کی بجائے سرحد پار سرگرمی، جوائنٹ مانیٹرنگ کی بجائے، مشترکہ نگرانی، جیرا بلیڈ کی بجائے جیب کترا، پھڈا کی بجائے لڑائی، پروڈیوسر کی بجائے پیشکار، ٹیکا کی بجائے نقصان، وختہ کی بجائے مصیبت جیسے آسان اور موزوں متبادل الفاظ استعمال کیے جا سکتے ہیں جب کہ A-Apple, B-Ball جیسے الفاظ کی سرخی میں بالکل گنجائش نہیں بنتی ہے۔

زیرِ نظر اُردو اخبارات میں مستعمل انگریزی و علاقائی زبانوں کے لفظیات کے موزوں متبادل الفاظ پر مبنی گوشوارے پیش کیے جا رہے ہیں تا کہ اخبارات میں کام کرنے والے صحافی، ابلاغیات و لسانیات میں کام کرنے والے صحافی، ابلاغیات و لسانیات سے منسلک افراد اپنے روزمرہ و علمی کاموں کے سلسلے میں ان الفاظ سے استفادہ کر سکیں۔

جدول نمبر 3

انگریزی الفاظ	اُردو اخبارات میں جس طرح لکھے جاتے ہیں	متبادل
Line of conflict	لائن آف کنفلکٹ	حدِ تصادم
Plan	پلان	منصوبہ
Mission	مشن	مقصد
Claims	کلیمز	دعاوی
Regulation	ریگولیشن	ضابطہ
Risk	رسک	خطرہ

حوالہ	ریفرنس	Reference
ثقافت	کلچر	Culture
نظام	سسٹم	System
مثبت اشارہ	گرین سگنل	Green Signal
حکم	آرڈر	Order
کاشت کاری	فارمنگ	Farming
انتباہ	وارننگ	Warning
قائد، رہنما	لیڈر	Leader
معاہدہ/سودے بازی	ڈیل	Deal
سمجھوتا	کمپرومائز	Compromise
انسانی حقوق	ہیومین رائٹس	Human Rights
سمعی وبصری فیتہ	آڈیوویڈیوٹیپ	Audio Video Tape
آمر	ڈکٹیٹر	Dictator
مکمل جیت	کلین سویپ	Clean Sweep
دعوت/ بلاوا	کال	Call
استصواب	ریفرنڈم	Referendum
بلدیاتی ادارے	لوکل باڈیز،	Local Bodies
خزانچی	کیشیئر	Cashier

دھوکا	فراڈ	Fraud
دباؤ	پریشر	Pressure
سیاسی سودے بازی	ہارس ٹریڈنگ	Horse Trading
شائع کرنا	پبلش	Publish
جدید فنی استعداد	ہائی ٹیک	Hi-tech
یومیہ اُجرت	ڈیلی ویجز	Daily Wages
سماجی بہبود	سوشل ویلفیئر	Social Welfare
عمارات	بلڈنگز	Buildings
حساب	اکاؤنٹ	Account
علمی	اکیڈمک	Academic
پیشگی	ایڈوانس	Advance
اجازت	لائسنس	License
یادداشت	نوٹس	Notes
مقدمہ	کیس	Case
گروہ	مافیا	Mafia
خوش آمدید	ویلکم	Welcome
تقاضا، مطالبہ	ڈیمانڈ	Demand
سرحد پار	کراس بارڈر	Cross Border
سرگرمی	ایکٹیویٹی	Activity

Joint Monitoring	جائنٹ مانیٹرنگ	مشترکہ نگرانی
Weapon	ویپن	ہتھیار
Road Map	روڈ میپ	لائحہ عمل
Dialouge	ڈائیلاگ	تبادلۂ خیال
Declaration	ڈکلریشن	اقرار نامہ
Private Sector	پرائیویٹ سیکٹر	نجی شعبہ
Public Sector	پبلک سیکٹر	سرکاری شعبہ
File	فائل	مثل
Corruption	کرپشن	بدعنوانی
Hi Alert	ہائی الرٹ	چوکنا/چوکس ہونا
Bullet Proff	بلٹ پروف	گولہ پناہ/بچاؤ
Issues	ایشوز	معاملات
Friendly Fire	فرینڈلی فائر	دوستانہ وار
Partnership	پارٹنرشپ	شراکت داری
Dead Line	ڈیڈلائن	مہلت، آخری انتباہ
Control	کنٹرول	قابو
Business	بزنس	کاروبار
Trade	ٹریڈ	تجارت
Anti Corruption	انٹی کرپشن	انسداد بدعنوانی
Stylish	اسٹائلش	صاحب طرز

Worker	ورکر	کارکن
Inquiry	انکوائری	تحقیقات
Laboratory	لیبارٹری	تجربہ گاہ
Memorandum	میمورنڈم	یادداشت
Post Mortem	پوسٹ مارٹم	بعدالموت معائنہ
Educational Centres	ایجوکیشنل سنٹرز	تعلیمی مراکز
Druggist	ڈرگسٹ	نسخہ ساز
Chemist	کیمسٹ	دواساز
Supply	سپلائی	رسد
Roll Back	رول بیک	موقوف کر دینا
Shut Down	شٹ ڈاؤن	ختم کر دینا، ہڑتال کرنا
Subsidy	سبسڈی	زرامداد
Dummy	ڈمی	نقلی، بناوٹی
Audit	آڈٹ	جانچ پڑتال
Re Fueling	ری فیولنگ	ایندھن کا دوبارہ بھرنا
Options	آپشنز	مواقع
Vigilence	ویجی لنس	نگرانی
Underthreat	انڈر تھریٹ	زیر دھمکی
Opposition Party	اپوزیشن پارٹی	حزب مخالف

حزب اقتدار	رولنگ پارٹی	Ruling Party
ترقی، بڑھوتی، استعداد بڑھانا	اپ گریڈیشن	Upgradation
پکا، مستقل، یقینی	کنفرم	Confirm
مقررہ تعین	الاٹمنٹ	Allotment
گمراہ کرنا	مس گائیڈ	Misguide
دہری چال	ڈبل گیم	Double Game
اکٹھ	ٹیم	Team
ہر دل عزیز رہنما	پاپولر لیڈر	Papular Leader
نوع، قسم	کیٹیگری	Category
ضمانت	گارنٹی	Guarantee
قطع تعلق کرنا	بائیکاٹ	Boycott
تحفظ، حفاظت	سیکورٹی	Security
صورت حال	پوزیشن	Position
فاتح	چیمپئن	Champion
رُخ، طرف	سائیڈ	Side
غالب	ڈومیننٹ	Dominant
احتجاجاً اُٹھ جانا	واک آؤٹ	Walkout
منتقل کرنا	ٹرانسمٹ	Transmit
کارروائی نامہ	ایجنڈا	Agenda
ہمہ گیر، جامع منصوبہ، بنڈل	پیکیج	Package

جدول نمبر 4

موزوں متبادل	عوامی الفاظ
کھانے	کھابے
تشدد، مار پٹائی	چھتر پریڈ
جعلی پیر	ڈبہ پیر
مدہوش	ٹُن
بڑا	وڈّا
نشئی	جہاز
مجھے	میکوں
لڑاکا/ قاتل	بندے مار
پولیس والے	پلسیئے
جیب کترا	جیرا بلیڈ
ہم پیشہ	پیٹی بھرا
دھماکہ کرنا	کھڑاک
لڑائی	پھڈا
تماش بین	عیاش ککڑے
مصیبت کرنا	وختہ
ہضم کر لیے	ڈکار لیے
عجیب معاملہ	گورکھ دھندا
غائب ہو جانا	اُڑن چھو

جگّا	بدمعاش
ٹھپ	ختم ہونا
کھڈے لائن	بے اختیار
بھنورے	عاشق مزاج
سوٹے لگانا	سگریٹ کے کش لگانا
بھونڈ	آوارہ/ رنگین مزاج
لش پش	چمک دمک
چھترول	مار
لنگوٹ کس لیے	کمربستہ
وکھری ٹائپ	منفرد شخص
مال پانی	رشوت
جھپیاں	گلے ملنا
تتلیاں	طوائفیں
تھرتھلی	ہلچل
مک مکا	سمجھوتہ، سودے بازی
کھڑاک	شور، دھماکہ
جی آیاں	خوش آمدید
ٹھاہ	دھماکہ
کلّے کلّے	اکیلے اکیلے
لاکھوں کی ویلیں	پیسے لٹانا/ نچھاور کرنا

نکا تھانیدار	سب انسپکٹر
ٹوپی ڈرامہ	خودساختہ چکر
لوٹے	بے ضمیر، بے اُصول
منتیں ترلے	منت سماجت
باں باں کرادی	پریشان کرنا
نئے گوڈے	تازہ دم

حاصلِ بحث

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کہ اُردو ایک لشکری زبان ہے لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ صحافتی زبان میں ایسے الفاظ و اصطلاحات کا استعمال کیا جائے جن میں عامیانہ اور بازاری پن کی جھلک نظر آتی ہو۔ اس ضمن میں جب صحافیوں سے آرا حاصل کی گئیں تو ملا جُلا ردِعمل سامنے آیا۔ مثال کے طور پر نوائے وقت کے مقامی مدیر کا یہ نقطۂ نظر تھا کہ انگریزی الفاظ کے مناسب اور آسان متبادل استعمال کیے جائیں۔ اُن کا یہ خیال ہے کہ چونکہ شعبۂ ادارت میں کام کرنے والے زیادہ تر صحافی پنجابی زبان بولتے ہیں تو شاید یہ ایک وجہ ہوسکتی ہے کہ پنجابی کے الفاظ صحافتی زبان میں استعمال کیے جارہے ہیں۔ [۲۷] روز نامہ خبریں سے منسلک رانا مدیر کا یہ خیال تھا چونکہ روز نامہ خبریں ایک عوامی اخبار ہے اس لیے عوامی زبان کا استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [۲۸] روز نامہ جنگ سے وابستہ صحافی نے انگریزی اور پنجابی الفاظ کی آمیزش کو غلط رجحان قرار دیا۔ ان کے خیال کے مطابق اُردو زبان میں اتنی وسعت اور گنجائش موجود ہے کہ ہر طرح کے موضوعات کو آسانی کے ساتھ اُردو زبان میں بیان کیا جاسکتا ہے۔ [۲۹]

المختصر معیاری زبان کے اعتبار سے روز نامہ جنگ، نوائے وقت اور خبریں اخبار کو بالترتیب پہلا، دوسرا اور تیسرا نمبر دیا جاسکتا ہے لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ ان اخبارات کی

صحافتی زبان کا تنقیدی جائزہ لیتے وقت اس عنصر کا ضرور خیال رکھا جائے کہ آیا یہ اخبار کس طرح کی صحافت کے علم بردار ہیں۔ مثلاً عوام پر صحافت، خواص پر صحافت یا زرد صحافت وغیرہ۔

تجاویز

☆ غیر معیاری زبان سے نجات پانے کے لیے ضروری ہے کہ صحافیوں کی تربیت کے لیے مختلف کارگاہ اور کورسز کا اہتمام کیا جائے۔

☆ معیاری زبان کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہے کہ اخبارات اس ضمن میں ضابطہ اخلاق کو لاگو کریں۔

☆ صحافیوں کے لیے ضروری ہے کہ تساہل اور کاہلی کو چھوڑ کر مطالعہ کی عادت اپنائیں اور اُردو لغت سے استفادہ کرنے کی صورت میں انگریزی الفاظ کے غیر ضروری استعمال سے چھٹکارا پائیں۔

☆ قارئین کو یہ چاہیے کہ وہ ایسی تنظیمیں تشکیل دیں جو ایسے اخبارات سے باز پرس کر سکیں جو غیر معیاری زبان استعمال کرتے ہیں۔

المختصر ضرورت اس امر کی ہے کہ صحافی آسان، عام فہم اور سادہ انداز تحریر کو اختیار کریں اور عامیانہ و بازاری پن سے احتراز کریں کیونکہ کہا جاتا ہے کہ زبان کا بگاڑ قوموں کے بگاڑ پر منتج ہوتا ہے۔

حوالہ جات:

۱۔ روزنامہ جنگ ملتان، ۲۱ فروری ۲۰۰۴ء

۲۔ پار کیھ رؤف، انگریزی بھی محتاج زبان ہے، ماہنامہ اخبار اُردو اسلام آباد، اکتوبر ۲۰۰۳ء

۳۔ Crystal David (1995) The Cambridge Encyclopedia of English Langunage Cambridge, P.126

۴۔ Guiness the book of words Menser Martin, P.26-27

۵۔ حجازی مسکین علی (۱۹۸۹ء) پاکستان و ہند میں مسلم صحافت کی مختصر ترین تاریخ، لاہور، سنگ میل پبلی کیشنز، ص ۶۹

۶۔ پاکستان پریس ڈائریکٹری ۱۹۹۱ء، مطبوعہ پریس انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ حکومت پاکستان

۷۔ ایضاً

۸۔ UNESCO Repot 2001

۹۔ حجازی مسکین علی (۱۹۹۰ء) صحافتی زبان، لاہور، سنگ میل پبلی کیشنز، ص ۶۶۔

۱۰۔ ایضاً، ص ۶۷

۱۱۔ ایضاً، ص ۶۴، ۶۳

۱۲۔ شاکر امجد علی (۱۹۹۷ء) اُردو ادب تاریخ و تنقید، لاہور، عزیز پبلشرز، ص ۳۶۔

۱۳۔ غزنوی خاطر، ہندکو اُردو زبان کا ماخذ، اخبار اُردو اسلام آباد، جولائی اگست ۲۰۰۳ء

۱۴۔ وحید سہیل (۱۹۹۸ء) صحافتی زبان، لاہور، نگارشات پبلشرز، ص ۴۴۔

۱۵۔ بحوالہ بالمشافہ گفتگو جبار مفتی مدیر نوائے وقت ملتان، بتاریخ ۲ دسمبر ۲۰۰۳ء

۱۶۔ روزنامہ جنگ ملتان، ۲۱ فروری ۲۰۰۴ء۔

۱۷۔ روزنامہ جنگ ملتان، ۳ ستمبر ۲۰۰۳ء۔

۱۸۔ روزنامہ جنگ ملتان، یکم فروری ۲۰۰۳ء۔

۱۹۔ روزنامہ جنگ ملتان، ۲۴ اکتوبر ۲۰۰۳ء۔

۲۰۔ روزنامہ نوائے وقت ملتان، ۲۸ اپریل ۲۰۰۳ء۔

۲۱۔ روزنامہ نیا اخبار ملتان ۱۶ ستمبر ۲۰۰۳ء۔

۲۲۔ روزنامہ نیا اخبار ملتان، ۱۹ اگست ۲۰۰۳ء۔

۲۳۔ روزنامہ نیا اخبار ملتان، ۱۶ ستمبر ۲۰۰۳ء۔

۲۴۔ ایضاً

۲۵۔ ایضاً، ۲۰ اکتوبر ۲۰۰۳ء۔

۲۶۔ روزنامہ خبریں، ۲۴ جنوری ۲۰۰۳ء۔

۲۷۔ بحوالہ بالمشافہ گفتگو جبار مفتی مدیر نوائے وقت، بتاریخ ۲ دسمبر ۲۰۰۳ء۔

۲۸۔ بحوالہ بالمشافہ گفتگو رانا پرویز حمید، چیف رپورٹر روزنامہ خبریں ملتان، ۲ دسمبر ۲۰۰۳ء۔

۲۹۔ بحوالہ لیکچر محمود شام، منتظم مدیر جنگ کراچی، بمقام شعبہ ابلاغیات زکریا یونیورسٹی، ملتان، بتاریخ ۱۷ اکتوبر ۲۰۰۳ء

☆ شہزاد علی

مضمون سے متعلق استفہام کے لیے ہر دو مصنّفین سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ شہزاد علی، لیکچرار شعبۂ ابلاغیات، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

۲۔ ڈاکٹر ممتاز کلیانی، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان

☆☆☆